بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

سال گزشتہ یعنی ۲۰۰۲ء کو سرکاری طور پر سالِ اقبال قرار دیا گیا تھا اور ایک تازہ سرکاری اعلامیہ کے مطابق ۲۱ر اپریل ۲۰۰۳ء تک سالِ اقبال کا تسلسل جاری رہے گا۔

زندہ قومیں اپنے قومی و ملی مشاہیر اور اپنے اسلاف کی یاد کو اپنے لئے سرمایۂ افتخار سمجھتی ہیں اور اُن کی تعلیمات کو اپنے لئے مشعل راہ گردانتی ہیں۔ اسی حوالے سے دنیا میں یہ روایت چل نکلی ہے کہ قومی و ملی مشاہیر کے دن منائے جائیں اور ان کی خدمات کے اعتراف میں کسی ایک سال کو ان کے نام کے ساتھ مختص کر کے ان کے احسانات کا بدلہ چکانے کی کوشش کی جائے۔ اس بحث سے قطع نظر کہ اس طور پر دن اور سال منانا اسلامی تعلیمات اور مزاج سے ہم آہنگی رکھتا ہے یا نہیں، یہ امر واقعہ ہے کہ ملک و ملت کے محسنوں کے احسانات کا اعتراف کرنا، ان کی تعمیری مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا اور ان کی روشن تعلیمات سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانا کہ جو مسلمانوں میں ایک جذبۂ تازہ اور صحیح اسلامی فکر کو اجاگر کرنے کا موجب ہوں، ہمارا دینی و اخلاقی فریضہ ہے — افسوس کہ ہم نے غیروں کی نقالی میں دن اور سال منانے کی روایت کو تو اختیار کر لیا اور اس حوالے سے سرکاری طور پر کچھ نمائشی تقریبات کے اہتمام کو اپنا شعار بنانے میں بھی کسی تساہل کا مظاہرہ نہیں کیا، لیکن جو کام فی الاصل ہمیں کرنا چاہئے تھا اس جانب کوئی توجہ نہیں کی۔ مشاہیر کے عظمتِ کردار سے اپنے لئے عملی رہنمائی حاصل کرنا اور ان کی روشن تعلیمات سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کرنا سرے سے ہمارے پیش نظر نہیں ہوتا۔ بقول اقبال ؎

تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار، تو ثابت وہ سیارا

علامہ اقبال کا شمار ہمارے قومی ہی نہیں عظیم ملی مشاہیر میں بھی ہوتا ہے۔ وہ اس دور کے عظیم ترجمانِ قرآن تھے۔ انہیں عصر حاضر میں قافلۂ ملی کے عظیم ترین حدی خواں کا مقام حاصل تھا۔ محکومی و مایوسی کے اندھیاروں میں غرق عالمی ملت اسلامیہ کو اپنی فکر انگیز اور جذبہ پرور شاعری اور امید افزا پیغام کے ذریعے اِک ولولۂ تازہ عطا کرنے کا بے مثال اعزاز انہیں حاصل ہوا۔ انہیں اگر آج حکیم الامت اور مصور و مفکر پاکستان کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے تو یہ بلاسبب نہیں ہے۔ ان کا مقام اس سے بھی آگے ایک وژنری کا تھا جس نے ۱۹۳۰ء میں پاکستان کے قیام کی ''بشارت'' دی تھی۔ قیامِ پاکستان کی پشت پر جو بے پناہ ملی جذبہ کارفرما تھا اس کی جوت اقبال نے ہی مسلمانانِ برصغیر کے سینے میں جگائی تھی۔ تعلیماتِ قرآنی پر مبنی اقبال کے فکر انگیز افکار اور ولولہ انگیز پیغام کو حرزِ جاں بنانا اور ان کی روشنی میں پاکستان کی منزل کا تعین کر کے قوم کا قبلہ درست کرتے ہوئے صحیح سمت میں پیش قدمی کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ نہیں کرتے تو محض نمائشی طور پر یوم اقبال یا سالِ اقبال منالینا خود فریبی کے سوا اور کچھ نہیں۔ ○○